80

بیت الفضل لندن میں پہلا خطبہ جمعہ

(فرمودہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ تلاوت کے بعد فرمایا:

نوٹ: یہ خطبہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کا مرتب کردہ ہے خطبہ کے ابتدا میں ان کی طرف سے درج ذیل نوٹ شائع ہوا ہے۔ ۱۹ اکتوبر کو جس مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ ۲۴ اکتوبر کو اسی مسجد میں پہلا جمعہ حضرت خلیفہ المسیح نے پڑھایا۔ محراب کی چھوٹی سی دیواریں صرف کھڑی تھیں اور فرش زمین پر بچھایا گیا تھا خطبہ جمعہ شروع ہو چکا تھا خادم اس وقت آکر شریک ہوا میں نے جہاں سے سنا ہے لکھا ہے۔ مگر اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ابتدا کس طرح ہوئی اور ابھی غالباً" چند فقرے ہی آپ نے بولے تھے!

آپ فرما رہے تھے:

جب ایسی ترقی ہو۔ اور ایسے حالات کے ماتحت ہو۔ جو انسانی اندازہ اور قیاس و فکر کے خلاف ہو۔ یعنے کوئی حالات اور اسباب ایسے نہ ہوں۔ جن کے ماتحت وہ ترقی ہو سکتی ہو۔ اور قبل از وقت اس ترقی کا اندازہ اور قیاس کیا جا سکتا ہو۔ تو وہ ترقی خدا تعالیٰ کی وحی اور الہام کے ماننے پر مجبور کر دیتی ہے اور اس بات پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ کوئی بالا تر ہستی ہے۔ اور وہ عالم الغیب اور مدبر بالا رادہ ہستی ہے۔

قرآن کریم میں جن انبیاء کا ذکر آیا ہے۔ اور جو حالات ان کو پیش آئے۔ اور قبل از وقت ان مشکلات اور غیر موافق حالات میں انہوں نے جو خبریں اپنی ترقی اور کامیابی کے متعلق دیں اور یہ کہا کہ خدا نے ہم کو ایسا بتایا ہے۔ اور پھر باوجود خطرناک مخالفت اور شدید ترین مشکلات کے وہی ہوا۔ جو خدا نے کہا تھا۔ جس کا انہوں نے خدا کے نام سے اعلان کیا تھا۔ تو ان ترقیات کو دیکھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے اور آج بھی جب ان کی تاریخ کو پڑھتا ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح پر سالہا

سال مشکلات اور مخالفت میں گذارنے کے بعد وہ کامیاب ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطرناک مشکلات کے وقت خدا سے خبر پا کر اپنی کامیابی اور ترقی کے متعلق کہا تھا۔ وہ کس طرح پورا ہوا؟ اس کو دیکھ کر صاف طور پر اقرار کرنا پڑتا ہے کہ جو کچھ کہا گیا تھا۔ وہ خدا کا کلام تھا۔ نہ آنحضرت صلی اللہ اللہ علیہ وسلم کا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق بعض لوگوں کو دھوکا لگا ہے کہ آپؐ عالم الغیب تھے۔ یہ درست نہیں۔ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہوتا۔ اور نہیں ہے۔ عالم الغیب والشہادت وہی پاک ذات ہے اوراس کی صفات میں کوئی شریک نہیں۔ انبیاء علیہم السلام عالم الغیب نہیں ہوئے۔ البتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پا کر وہ بعض پیش گوئیاں کرتے ہیں۔ اور یہ علم غیب ان کا اپنا نہیں بلکہ خدا کا ہوتا ہے۔ اور وہ غیب کی خبریں جو وہ قبل از وقت خدا کی وحی سے دیتے ہیں۔ خدا کی ہستی اور ان کی صداقت کا ثبوت ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے سردار ہیں۔ اور آپ کو جو غیب کی خبریں دی گئی ہیں۔ ان کا سلسلہ بہت لمبا ہے۔ اس لئے کہ آپ کی نبوت کا دامن بہت وسیع ہے۔ مگر باوجود اس کے بھی آپ عالم الغیب نہ تھے۔ ہم جب آپ کے حالات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بعض عجیب واقعات نظر آتے ہیں۔ آپ نے خدا سے الہام پا کر مکہ معظمہ کا ارادہ کیا۔

اور آپ ایک بہت بڑی جماعت کو لے کر عمرہ کے ارادے سے چل پڑے۔ مگر حدیبیہ کے مقام پر آپ کو رک جانا پڑا۔ اور آپؐ کو بغیر عمرہ کرنے کے واپس آنا پڑا۔ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ جو جماعت صحابہ کی آپ کے ساتھ تھی۔ ان سب کو اپنے اموال خرچ کرنے کے باوجود واپس ہونا پڑا۔ یہاں تک کہ بعض کو ابتلا بھی آیا کہ اگر رسول تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے آپکو کیوں نہ بتا دیا کہ اس سال آپ عمرہ نہ کر سکیں گے۔ مگر یہ واقعہ بتاتا ہے کہ آپ نے جو کچھ خدا سے خبر پائی تھی۔ اس پر پورا یقین تھا کہ وہ خدا ہی کی طرف سے ہے اور وہ اپنے وقت پر اسی طرح پوری ہوئی اور آپ کا اس سال عمرہ کے لئے آجانا اور مکہ میں داخل ہو سکنا اس امر کی دلیل ہو گیا کہ آپ عالم الغیب نہ تھے۔ ورنہ آپ کو اس سال آنے کی ضرورت نہ تھی۔ غرض یہ درست نہیں کہ کوئی نبی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی عالم الغیب تھے۔ اس کا علم اسی حد تک ہوتا ہے۔ جو خدا سے اسے ملتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اسلام کی ترقی کی پیش گوئی کی ہے۔ اسلام کو ایک کامیابی آپؐ کے اور صحابہ کے عہد میں ہوئی اور وہ بہت بڑی کامیابی تھی۔ مگر آخری

زمانہ کے متعلق بھی اس کی ترقی اور کامیابی کی ایک پیش گوئی ہے اور اسلام اپنی تعلیم کے کمالات اور دلائل و براہین سے کل ادیان پر غالب آئے گا۔ وہ علمی اور عملی سچائیوں کے ساتھ غالب ہو گا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اسلام کو پہلے غلبہ ہوا ہے۔ مگر یہ وہ زمانہ تھا کہ اگرچہ اسلام کے لئے تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ تاہم ظاہر میں تلوار نظر آتی ہے۔ لیکن ایسے زمانہ میں جبکہ مسلمان تلوار کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ ہوں گے اور اپنی علمی اور عملی کمزوریوں میں بے نظیر ہو جائیں گے اس وقت اسلام کے غلبہ کی خبر دینا اور اسلام کا غالب آنا ایک ایسا زبردست اور کھلا کھلا نشان ہے کہ اس کے تسلیم کئے بغیر چارہ ہی نہیں رہ سکتا۔

خدا تعالیٰ نے سورۂ صف میں اسلام کی اس کامیابی کی خبر آخری زمانہ کے متعلق دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی آخری زمانہ میں فارسی النسل کے ذریعہ غلبہ اسلام کی خبر دی ہے۔ اور آپ کے تیرہ سو سال بعد اس غلبہ کی ابتدا ہو گی۔ پہلے مسلمانوں کو زوال ہو گا۔ ہر طرح سے ان میں زوال آ جائے گا۔ ان کی دینی دنیوی مادی اخلاقی اور روحانی ہر قسم کی حالتوں میں ضعف پیدا ہو گا۔ اور باوجود اس ضعف و زوال کے خدا تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا۔

یہ خبر ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب کوئی قوم تباہ ہو جاتی ہے تو شاذ ہی پھر وہ ترقی کرتی ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی جو حالت تھی۔ کوئی اس سے یہ قیاس نہیں کر سکتا کہ یہ قوم پھر غالب ہو گی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے پھر غالب ہونے کی خبر دی ہے۔ اور یہ ہو کر رہے گا۔ اور یہ غلبہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ اس طرح پورا ہو گا کہ ایرانی النسل میں سے بعض لوگوں کے ذریعہ پورا ہو گا۔ جن میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ پہلا وجود ہے۔ جو اس غلبہ کا اصل ذریعہ ہے۔ اور آپ کے بعد جو ترقیات ہوں گی۔ وہ آپ ہی کی ترقیات ہیں۔

آج تم دیکھو کہ ان ترقیات کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ یکدم تبدیلیاں نہیں ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائے دعویٰ میں جو حالت تھی۔ اس پر غور کرو۔ اور آج جو حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ ان کو دیکھو کہ وہ بیج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے بویا گیا۔ باوجود یہ کہ تمام قومیں اور حکومت بھی چاہتی تھی کہ اس بیج کو تباہ کر دیا جائے۔ مگر وہ بڑھا اور پھلا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ اس کے لذیذ اور شیریں اثمار دنیا میں اسلام کے لئے ایک کامل غلبہ کی رو کو پیدا کر دیں۔ حالات ایک زور کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے حظوظ

نفس کے لئے شراب کو صرف جائز ہی نہیں بلکہ ضروری سمجھتے ہوئے اسلام پر اعتراض کرتے تھے کہ اس نے شراب جیسی ضروری چیز کو حرام کیا ہے وہ کس طرح پر خدا کا دین ہو سکتا ہے۔ آج ان کے گھروں میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں اور حالات وقت نے ایسی صورت نمایاں کی ہے کہ خود مغربی لوگوں میں یہ تحریک پیدا ہو گئی ہے کہ شراب بند کی جائے لڑائی کے ایام میں بھی اس کی مخالفت ہوئی۔ مگر اب تو بڑے زور سے یہ تحریک کی جا رہی ہے۔ امریکہ قطعی طور پر قانونا شراب بند کر چکا ہے اسی طرح پر سود کے متعلق ساڑھے تیرہ سو سال کے قریب ہونے کو آئے ہیں۔ قرآن مجید نے یہ حکم دیا تھا کہ سود حرام ہے اور یہ بتایا گیا تھا کہ سود جنگوں کو پیدا کرتا ہے۔ اب اس کی حقیقت کھل چکی ہے۔ پچھلی جنگ عظیم ہی کو لو۔ اگر سود کی بلا نہ ہوتی تو اتنی دیر تک وہ جنگ جاری نہ رہ سکتی اور اب اقتصادیات کے ماہر اور فلاسفر یہ آواز بلند کر رہے ہیں کہ سود جنگ کا موجب ہوتی ہے۔ جب کبھی کوئی بڑی لڑائی ہوئی ہے تو اسے سود نے لمبا کیا ہے۔ اسی طرح کثرت ازدواج پر اعتراض ہوتے رہے۔ اب تک بھی بعض لوگ کرتے ہیں۔ مگر عورتوں کی کثرت نے جو پہلے ہی تھی۔ اور اب لڑائی کے بعد اور بھی اس میں اضافہ ہو گیا ہے اس آواز کو بھی بلند کیا ہے کہ ایک سے زیادہ عورتیں کی جائیں۔ کچھ شک نہیں۔ یہ آواز دھیمی ہے۔ مگر اٹھ رہی ہے اور وہ وقت قریب معلوم ہوتا ہے۔ جب اس صداقت کو عملاً تسلیم کر لیا جائے گا۔ بہت لوگ ہیں جو اس کے حامی ہیں۔ مگر وہ سوسائٹی کے رسم و رواج سے ڈرتے ہوئے آواز نہیں اٹھاتے۔ اسی طرح طلاق کے متعلق بھی آواز اٹھ رہی ہے کہ یہ مشکلات کا علاج ہے۔ امن کے ذریعہ سے جو تغیرات ہوتے ہیں۔ ان کی رفتار آہستہ ہوتی ہے۔ جو گاڑی تیزی سے چل رہی ہو۔ اس کو یکدم نہیں روکا جا سکتا۔ پس جو رو پہلے سے مغرب میں چلی ہوئی ہے۔ اب اسے روکنے کے لئے ایک وقت کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ تغیرات ہو رہے ہیں۔ انہیں تغیرات میں سے ایک یہ مسجد بھی ہے۔ سو سال پہلے یہ خیال میں بھی نہ آتا ہو گا کہ لندن میں مسجد بنائی جائے گی۔ یہ خیال کرتے ہوئے مجھے بچپن کی آوازیں یاد آتی ہیں۔ میری عمر اس وقت ۳۵ سال کی ہے۔ اس وقت یورپ کا بڑا علاج اسلام کے متعلق یہ سمجھا جاتا تھا کہ اپالوجی کی جاوے جس سے عیسائیت اور اسلام میں اتحاد ہو جائے مگر میں اس وقت یہی سمجھتا تھا اور خواہ کوئی اس وقت مجھ کو پاگل ہی کہتا۔ میرے خیال میں اپالوجی کی ضرورت نہیں تھی۔ میں یقین رکھتا تھا کہ اسلام پھیل جائے گا۔ اور اب تو میں دیکھتا ہوں کہ اسلام پھیل رہا ہے۔ اور مغرب اسلام کی طرف آ رہا ہے یہ تغیر جواب ہو رہا ہے۔ معمولی نہیں ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے جب پیش گوئی کی تو اسے بالکل خیالی سمجھا جاتا تھا۔ مگر آج واقعات بتا رہے ہیں کہ آپ کے غلام ان ملکوں میں اس تبلیغ کو پھیلا رہے ہیں اور اس پیغام کو پہنچا رہے ہیں۔ جو آپ لے کر آئے تھے۔ اب اس تغیر کو دیکھتے ہوئے یقین ہو جاتا ہے کہ وہ بیج جو حضرت مسیح موعود کے مبارک اور مقدس ہاتھوں نے خدا سے علم پا کر بویا تھا۔ اس کا درخت اب نکل رہا ہے اور درخت کی حفاظت کا بہترین وقت وہی ہے جب کہ کونپل نکل رہی ہو۔ اگر اس وقت اس کی حفاظت اور غور و پرواخت عمدگی سے ہو۔ تو اس کے بہترین اور خوش کن پھل یقینی ہوتے ہیں۔ لیکن اگر بے پروائی اور غفلت کی جائے۔ تو اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پس محنت اور ہوشیاری سے اس کی نگرانی کرو۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس کونپل کی نگہداشت اور آبیاری میں غفلت نہ کریں۔ اور اپنی ساری توجہ کوشش اور احساسات اس طرف لگا دیں۔ تا کہ ہم اس کے پھلوں کے لئے موقع پائیں۔ ورنہ اس کونپل کی نگہداشت ہو گی۔ اور اس کے پھل شیریں ہوں گے۔ درخت بڑھے گا۔ کیونکہ خدا کی یہی منشاء ہے۔ لیکن افسوس ہو گا کہ اس کا ذریعہ اگر ہم نہ ہوں پس میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ اپنی ساری توجہ اس طرف لگا دو۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین

(الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۲۴ء)

۱: بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجمعہ